اکرام اللہ ساجد

خبرِ واحد حجتِ شرعیہ ہے

اس کو حجت تسلیم نہ کرنے والے حدیثِ رسول کے ہی قائل نہیں!

جامعہ لاہور الاسلامیہ میں "المعہد العالی للشریعۃ والقضاء" کے شرکاء سے

مدیر ترجمان کا ایک نادر علمی خطاب

جامعہ لاہور الاسلامیہ میں "المعہد العالی للشریعۃ والقضاء" کے زیرِ اہتمام ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ (مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۸۲ء) بروز بدھ اسلامی حدود وتعزیرات کے سلسلہ میں "کتاب وسنت کا باہمی ربط" کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں مدیر ترجمان جناب علامہ احسان الٰہی ظہیر کے علاوہ پروفیسر قاضی مقبول احمد، مولانا عبدالسلام کیلانی اور مدیر جامعہ لاہور الاسلامیہ جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے بھی خطاب فرمایا۔ حاضرین میں معہد کے شرکاء کے علاوہ مہمان اساتذہ میں سے ریٹائرڈ جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس، اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ، پروفیسر محمد سلیم، پروفیسر عظمت، پروفیسر فاروق اختر نجیب اور ڈاکٹر اسرار احمد بھی تشریف لائے تھے، جبکہ علمی ذوق رکھنے والے متعدد اصحاب بھی اس موقع پر موجود تھے۔

یہ خطابات چونکہ نہایت علمی تھے، لہٰذا قارئین کے استفادہ کے لئے علامہ صاحب کے خطاب کے علاوہ دیگر خطابات کی بھی مفصل رپورٹ "ترجمان الحدیث" کے صفحات میں بشکریہ "محدث" شائع کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

علامہ احسان الٰہی ظہیر:

علامہ صاحب نے محدثین کی ایک اصطلاح "خبرِ واحد" کی حجیت پر تقریباً سوا گھنٹہ خطاب فرمایا۔ انہوں نے سب سے پہلے خبرِ متواتر اور خبرِ واحد کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خبرِ متواتر

اس حدیثِ رسولؐ کو کہتے ہیں کہ جس کو بہت زیادہ رواۃ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ پھر ان رواۃ سے آگے اخذ کرنے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہو اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا جائے، حتیٰ کہ یہ کسی مسلّمہ اور مستند کتاب میں محفوظ ہو جائے یا دوسرے الفاظ میں اس روایت کو بیان کرنے والے ہر دور میں تعداد میں اتنے زیادہ ہوں اور اتنے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں کہ ان کا کسی غلط بات پر جمع ہو جانا مشکل ہو اور عرفِ عام میں ان کے بارے میں یہ وہم وگمان بھی نہ کیا جا سکے کہ انہوں نے باہم مل کر، متحد ہو کر اسے اپنی طرف سے ایجاد کر لیا ہے —— نیز یہ کہ اخبارِ متواترہ کی تعداد کسی کے نزدیک صرف ایک ہے، کسی کے نزدیک چار، اور کسی کے نزدیک چھ یا آٹھ ہے —— لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اخبارِ متواترہ کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔

علامہ صاحب نے بتایا کہ خبرِ متواتر کی تعریف بیان کرنے سے ان کا مقصود یہ ہے کہ خبرِ واحد کی تعریف واضح ہو کر سامنے آجائے۔ پس خبرِ واحد کی تعریف یہ ہے کہ اس کے راوی ایک، دو یا تین بھی ہوں لیکن خبرِ متواتر کی مذکورہ تعریف کا اس پر اطلاق نہ ہو سکتا ہو یا زیادہ واضح الفاظ میں خبرِ واحد وہ ہے جو خبرِ متواتر نہ ہو —— اور جب یہ بات مسلّمہ ہے کہ اخبارِ متواترہ کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے تو ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال وافعال وتقریرات کا پورا ذخیرہ ان چند احادیثِ متواترہ کو چھوڑ کر باقی سب کا سب اخبارِ احاد پر مشتمل ہے۔ لہٰذا اصل مسئلہ یہ نہیں کہ خبرِ واحد حجت ہے یا نہیں، بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ حدیثِ رسولؐ حجّت ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی شخص اس بحث میں پڑتا ہے کہ خبرِ واحد حجت ہے یا نہیں تو وہ اس اصولی بحث میں نہیں پڑتا کہ خبرِ واحد کیا ہے اور خبرِ متواتر کیا؛ بلکہ اس کا اصل مقصود اور مطمحِ نظر یہ ہے کہ وہ حجیتِ حدیث ہی کا انکار کرے اور لوگوں سے یہ منوائے کہ اصل اصول اسلام میں صرف قرآن ہے اور دوسری کوئی بات حجت نہیں، اس لیے کہ خبرِ واحد کا انکار حدیث کی ایک مخصوص قسم کا انکار نہیں بلکہ بنیادی طور پر آپؐ کی ساری سنت ہی کا انکار ہے!

علامہ صاحب نے فرمایا؛

اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قرآنِ پاک کی روشنی میں حدیثِ رسولؐ کی کوئی اہمیت ہے یا نہیں؟ —— اس سلسلہ میں آپ نے قرآنِ مجید کی متعدد آیات سے استدلال کیا اور ثابت